Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر: یوسف سہیل شوق
جلد ۴۲/۷۷ | اتوار - ۲۵ شعبان ۱۴۱۲ھ - یکم امان ۱۳۷۱ہش - یکم مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۵۰

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور خصوصی دعاؤں کی درخواست

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے ۲۸۔ فروری کو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے نام جو اطلاع بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی تازہ رپورٹ یہ ہے کہ

"اگرچہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان تکلیف دہ علامات سے بچائے رکھا جو اس قسم کے یرقان کا لازمہ ہیں لیکن ڈاکٹروں نے احتیاطاً خون میں صفرا کے بڑھتے ہوئے مادہ کو نکالنے کی خاطر کل ایک چھوٹا آپریشن کیا جو بہت ماہرانہ صلاحیتوں کا محتاج ہے۔ خدا کے فضل سے یہ آپریشن کامیاب رہا۔ اس آپریشن کے ذریعہ اس نالی میں جو جگر سے صفراوی مادہ کو پتہ اور انتڑیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ ایک نالی ڈال کر اس مادہ کو انتڑیوں کے اس حصہ تک پہنچا دیا گیا جو روک سے دوسری طرف ہے گویا وہ نالی جو بند تھی اور یرقان کی بڑی حد تک ذمہ دار تھی۔ اس طریق پر اس کی اصلاح کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ چند دن میں اس کے اچھے نتائج ظاہر ہوں گے اور عمومی صحت پر بھی خوشکن اثر ہوگا۔ اصل بیماری کے علاج میں بھی امید ہے کہ یہ بات ممد ثابت ہوگی لیکن دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔"

احباب سے درخواست ہے کہ اپنی پُرخلوص دردمندانہ دعائیں التزام سے جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"زندگی کا اصل منشاء اور درازیٔ عمر کی غائت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے۔ پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جاوے اور اس کو کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کر کے مرا ہے اور درازیٔ عمر کے مقصد کو اس نے پالیا ہے۔ اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے۔

(آنحضرت ﷺ) صحابہ میں بعض ایسے تھے جنہوں نے بیس بائیس برس کی عمر پائی مگر چونکہ ان کو مرتے وقت کوئی حسرت اور نامرادی باقی نہ رہی بلکہ کامیاب ہو کر اٹھے تھے۔ اس لئے انہوں نے زندگی کا اصل منشاء حاصل کر لیا تھا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۶)

"اگر انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں مر جائے تو جانئے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کر لی ہے۔ کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا جو یہ تھا کہ مخلوق کو فائدہ پہنچا کر اور خدا تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کر کے اپنے مولا کو راضی کرے وہ اس نے حاصل کر لیا اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۹۶)

سانحۂ ارتحال

○ مکرم عبد المجید صاحب شیدا کارکن نصرت آرٹ پریس ربوہ طویل علالت کے بعد ۲۲۔ فروری ۱۹۹۲ء کو وفات پا گئے۔ نماز جنازہ ۲۳۔ فروری کو صبح دس بجے بیت المہدی کے سامنے مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل ناظم دارالافتاء نے پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ سے اس کا قرب مانگو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کہتے کہتے آرام سے میں ہر چیز مانگتا ہی چلا جا رہا تھا اور اچانک ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں جہاں ڈر لگتا ہے اور دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا مانگ رہا ہوں۔ اور اگر یہ دیانتدار ی سے مانگتا ہے تو پھر ہر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہونے کی کوشش کرتا ہے اور (ہمیں ہمارے مناسب حال عبادت کے طریق بتا) کی دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ اے خدا! اب مجھے میری قربان گاہیں دکھا۔ مجھے بتا کہ کہاں کہاں میرے خون کے قطرے تیری راہوں میں بہنے چاہئیں۔ کس کس مقام پر میرے سر قلم ہونے چاہئیں اور میری جان تجھ پر فدا ہونی چاہیئے۔ کتنی عظیم لیکن ایک کتنی مہیب دعا بن جاتی ہے ان معنوں میں کہ انسان منعم علیہم کے گروہ پر جب غور کرتا ہے تو ایک اور ہی تصویر ابھرتی ہے اور اس تصویر کے ساتھ خوف جو پیدا ہوتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسی کا علاج قرآن کریم میں ہی رکھ دیا ہے۔ فرمایا منعم علیہ وہ نہیں ہیں جو صرف انبیاء سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ان کے مختلف مراتب ہیں (اور جو لوگ بھی اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین میں اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں) تو اے بندو! خوف نہ کھاؤ لیکن سچائی سے دعا ضرور مانگو۔ اگر تمہیں ابھی یہ حوصلہ نہیں کہ منعم علیہم لوگوں کے سرتاجوں جیسا بننے کی کوشش کرو اور خدا سے یہ دعا مانگو کہ جس طرح ان کی زندگیاں گذریں ویسی ہی ہماری زندگیاں بھی گذریں تو پھر ذرا نیچے اتر جاؤ نچلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر دعا مانگ لو۔ وہاں ہمت نہیں پڑتی تو اس سے نچلی سیڑھی پر کھڑے ہو کر دعا مانگ لو۔ سب سے آخری چوکھٹ پر کھڑے ہو جاؤ۔ صالحین کے اندر ہر قسم

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم ۔ امان ۱۳۷۱ ہش   یکم ، مارچ ۱۹۹۲ء

ہر گھر سے ایک بیٹا

گذشتہ صحبت میں ہم نے قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کروائی تھی۔ کہ ہر گھر میں کم از کم ایک واقفِ زندگی ہونا چاہیئے۔ یہ بات گویا اس گھر کی رُوحانی سلامتی کے لئے تعویذ کی حیثیت اختیار کرے گی۔

وقفِ زندگی کی تحریک کی طرف اس زاویہ نگاہ سے توجہ دینا بہت سے بابرکت نتائج کا موجب ثابت ہوگا۔ اگر اس نقطۂ نظر کو خاندان کے بڑے بزرگ اپنا مطمح نظر بنا کر خاندانوں کے کنبوں کو اس طرف توجہ دلائیں کہ ہر گھر میں کم از کم ایک بچہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں پیش کیا جائے تو ہر نیا شادی شُدہ جوڑا اس نیک مقصد کے ساتھ اپنی نئی زندگی کا آغاز کرے کہ مولا کریم اپنے فضل و رحمت سے جو بھی اولاد ان کو عطا کرے اس میں سے کم از کم ایک بچہ وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور خدمت دین کے لئے پیش کریں گے تو نئی زندگی کا آغاز بے حد بابرکت اور خدا تعالیٰ کے فضلوں سے معمور ہوگا۔

احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بے حد و حساب فضلوں سے نوازا ہے۔ کتنے گھر ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے اولاد دی ہے۔ بیٹے دیئے ہیں۔ اموال و انعامات عطا کئے ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے احباب جماعت کو اپنے اموال میں سے راہِ خدا میں خرچ کرنے کی بھی بھرپور توفیق دی ہے۔ مولا کریم اپنے فضل سے ہر احمدی کی یہ توفیق بڑھاتا رہے۔ اس کے ساتھ ہی احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوقاتِ عزیزہ کی قربانی کی بھی بے حد توفیق عطا فرمائی ہے اور سینکڑوں ہزاروں مخلصین ایسے ہیں جو اپنے اوقات خدا تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر صرف کرتے ہیں۔ خدا کے رستے میں جب نکلتے ہیں تو آدھی آدھی رات تک گھر سے دور خدمت دین کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں لیکن ایسے بھی کتنے ہی مخلصین ہیں جن کے گھر واقفین زندگی بچوں کی نعمت سے محروم ہیں۔ ایک ایک گھر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ پانچ اور سات سات بیٹے ہیں۔ سب دنیا کمانے میں مصروف ہیں۔ کاش ان میں سے ایک ہی ہوتا جو خدا کی راہ میں ساری عمر مصروفِ خدمت رہتا۔ ذرا اپنے گھروں میں جھانک کر تو دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی بے حد و حساب نعمتیں احمدی گھروں کو دے رکھی ہیں۔ کتنے لائق ذہین مخلص نوجوان احمدی گھروں کو دے رکھے ہیں۔ ان میں سے ہر گھر میں اگر ایک ایک بیٹا خدا کی راہ میں وقف ہوتا تو اس گھر کی برکات میں، اللہ کے فضلوں کے نزول میں کتنا اضافہ ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کی نظروں میں کتنا لطف اور مزا بڑھ جاتا۔ اللہ کی رضا کے حصول کی راہ میں کتنی آسانی ہو جاتی اور پھر بہت ہی اہم بات یہ کہ اس خاندان اس کنبہ کا سر فخر سے بلند ہو جاتا کہ ہم نے بھی ایک بیٹا خدا کی راہ میں دیا ہے۔ اب تو ایسے گھروں کے باسیوں کے سر نیچے کو ہی جھکے ہوئے ہیں !!

ہیں تصوّر سے پرے سب حادثاتی واقعات
یک بیک تبدیل ہو جاتی ہیں کیوں ذہنی جہات
ہے پسِ پردہ کوئی جس کے اشاروں کی نوید
ہے کہیں زہر ہلاہل اور کہیں قند و نبات

ابوالاقبال

دُعا

منظوم کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

مِرے مولا مِرے ولیّ و نصیر
مِرے آقا مِرے عزیز و قدیر

اَے مجیب الدُّعاء سمیع و بصیر
قادر و مقتدر علیم و خبیر

دل کی حالت کے جاننے والے
اپنے بندوں کی ماننے والے

اَے وَدُود و رؤُف ربِّ رحیم
اَے غفُور ۔ اَے مِرے عفُوّ و حلیم

لُطف کر بخش دے خطاؤں کو
ٹال دے ۔ دُور کر بَلاؤں کو

شافی و کافی و حفیظ و سلام
مالک و ذُوالجلال والاکرام

خالق الخلق ۔ ربیّ الاعلیٰ
حَیّ و قیوم ۔ مُحیِ یِ المَوْتیٰ

واسطہ تجُھ کو تیری قدرت کا
واسطہ تجُھ کو تیری رحمت کا

اپنے نامِ کریم کا صَدقہ
اپنے فضلِ عظیم کا صَدقہ

تجُھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
میرے پیاروں کو دے شفا پیارے

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ ہائے سالانہ قادیان دارالامان

۱۹۵۵ء ـــــ تا ـــــ ۱۹۶۱ء

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

ماہِ دسمبر ۱۹۵۵ء کے آخری عشرہ میں ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ دسمبر کو جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں جلسہ سالانہ منعقد ہؤا۔ ۲۱۔ دسمبر سے باقاعدہ طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیرِ ہدایت جلسہ سالانہ کا کام شروع ہؤا۔

تعداد مہمانان اگرچہ بعض پاکستانی دوست انڈو پاکستانی پاسپورٹ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انفرادی طور پر مختلف اوقات میں قادیان پہنچے لیکن خصوصیت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاطر پاکستان سے آنے والا ۴۲ افراد پر مشتمل قافلہ مورخہ ۲۵۔ دسمبر کو قبل از نماز مغرب محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ لاہور کی امارت میں پہنچ گیا۔ اس طرح پاکستان اور بھارت سے آنے والے دوستوں کی خاصی تعداد بروقت مقاماتِ مقدسہ میں حاضر ہوگئی۔

بھارت سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۴۲۰ تھی۔ پاکستانی قافلہ کے علاوہ بھی کم و بیش مزید ۸۰ پاکستانی افراد نے جلسہ میں شمولیت کی۔ پاکستانی قافلہ مورخہ ۳۰۔ دسمبر کو صبح ساڑھے نو بجے واپس روانہ ہؤا۔

(بدر ۷۔ جنوری ۱۹۵۶ء)

جلسہ سالانہ قادیان کی تقاریر کے خلاف شورش اور عہدیداران کانگرس کی طرف سے مخالفانہ پراپیگنڈہ کی مذمت

اخبار پرتاپ مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ایک اور نوٹ شائع ہؤا۔ جس میں جھوٹ اور افتراء پردازی سے کام لیتے ہوئے احمدیہ جماعت کے خلاف بلاوجہ فضاء مکدّر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے کسی مقرر نے سوامی دیانند جی کا نہ نام لیا اور نہ ان کے متعلق کوئی اشارہ یا کنایہ کیا ہے لیکن پرتاپ کے نامہ نگار نے علاوہ اور غلط بیانیوں کے یہ لکھ کر جماعتِ احمدیہ کے جلسہ میں سوامی دیانند جی کی بھی تذلیل کی گئی سوائے اپنی سچائی اور دیانتداری کے دھبہ اور سیاہی لگانے کے اور کچھ نہیں۔

کانگرس کمیٹی کی طرف سے تار ہمیں باوثوق طور پر معلوم ہؤا ہے کہ جناب پریذیڈنٹ صاحب سٹی کانگرس کمیٹی قادیان کی طرف سے مندرجہ تار سرکاری افسران کو بھجوائے گئے:۔

"فرقہ وارانہ عناصر کی طرف سے عوام کے جذبات کو احمدیہ جماعت کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے احمدیہ جلسہ میں تقاریر کے خلاف غلط اور بے بنیاد پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں اخبار پرتاپ میں بھی جھوٹی خبریں شائع کی گئی ہیں۔ مناسب اقدام کیا جائے۔"

(بدر ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

سٹی کانگرس کی طرف سے اخبارات کے نام چٹھی

جناب پریذیڈنٹ صاحب سٹی کانگرس نے مندرجہ ذیل چٹھی اخبارات کے نام بھجوائی جس کی ایک نقل اخبار بدر کو بھی بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے:۔

شری مان ایڈیٹر صاحب بدر جے ہند

مہربانی کر کے مندرجہ ذیل چٹھی شائع کر کے مشکور فرمائیں۔

"تقسیم وطن کے بعد جالندھر ڈویژن میں صرف قادیان ہی ایسا قصبہ ہے جہاں ہندوؤں سکھوں کے علاوہ مسلمان بھی آباد ہیں۔ قصبہ کی آبادی گیارہ ہزار سے زائد ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش ساڑھے پانچ صد کے قریب ہوگی۔ سب لوگ بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پھر بھی کچھ ایسے ہیں جو فطرتاً امن کے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔ امسال مقامی (.....) نے (جو احمدی ہیں) اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک کے آدمی بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جو دعوت نامے جاری کئے گئے اور جن لوگوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے ان میں پنجاب اور اڑیسہ کے گورنروں کے علاوہ وزیر اعظم پنجاب اور ان کے ساتھی اور ہائیکورٹ کے جج بھی شامل تھے۔ ضلع کے اعلیٰ افسران کے علاوہ علاقہ کی بڑی بڑی شخصیتوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔ اس موقع پر جو تقریریں ہوئیں وہ اگرچہ روحانیت اور اتحاد پر مبنی تھیں ظاہر ہے کسی کی دلآزاری مقصود نہ تھی لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے بلاوجہ فرقہ وارانہ فضا کو مکدّر کرنے کے لئے جلسوں کا اہتمام کیا اور فضا کو مکدّر کرنے کی کوشش کی نیز جلسہ سالانہ کی غلط رپورٹ "پرتاپ" میں شائع کرادی۔ علاوہ بریں اپنے جلسہ کی رپورٹ (روئداد) بھی اشتعال انگیز طور پر شائع کرائی گئی۔ یہ اقدامات قصبہ کے خوشگوار ماحول کو بگاڑنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوسروں کی دلآزاری نہ کی جائے اور حکومتِ وقت کی وفاداری ہمیشہ پیشِ نظر رہے۔ یہ بات بھی عیاں ہے کہ اتنی چھوٹی اقلیت اکثریت کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگا سکتی۔ اس لئے سٹی کانگرس کمیٹی قادیان ایسے لوگوں کی طرف سے کی گئی اشتعال انگیزی کو پسند نہیں کرتی۔

جماعتِ احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے۔ جس کے ماننے والے تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے مرکز میں ان کو آرام اور سہولت پہنچانا ہمارے ملک اور نیشن کی عزت اور شہرت کو چار چاند لگانا ہے اور ہماری سیکولر پالیسی کا بہترین ثبوت ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس بین الاقوامی مرکز کی پُرامن فضاء کو خراب کرنا چاہتے ہیں وہ ملک کے خیر خواہ نہیں بلکہ درپردہ دشمن ہیں۔ احمدیہ جلسہ سالانہ پر سہولتیں دینے سے ہماری خارج نیتی کی تمام ملکوں میں تعریف ہوگی۔

ہم اپنے ملک کے معززین بہی خواہوں اور سرکاری افسران سے امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے اثر و رسوخ اور اختیارات کو کام میں لا کر ایسی شر انگیز حرکات کو جو ہمارے امن و اتحاد کے لئے نقصان دہ ہیں روکیں گے اور فتنہ انگیز اور فرقہ وارانہ ذہنیت کے عناصر کو پنپنے نہ دیں گے۔"

(بدر ۷۔ فروری ۱۹۵۶ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جماعتِ احمدیہ کا پینسٹھواں سالانہ جلسہ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو منعقد ہؤا۔ اس مرتبہ ہمارے جلسہ کی ہر چیز غیر معمولی تھی۔ عام طور پر یہ جلسہ ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہؤا کرتا تھا مگر اس سال بعض دوستوں کی تحریک پر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے ماہِ اکتوبر میں جلسہ منعقد کرنے کے لئے رائے طلب کی گئی تھی۔ چنانچہ جماعتوں کی اکثریت نے اکتوبر میں جلسہ کرنے کے حق میں رائے دی اور سیدنا حضرت اقدس ...... نے بھی ذرہ نوازی فرما کر اس کی منظوری عطا کی۔

پاکستانی قافلہ کی آمد غیر یقینی جلسہ سالانہ سے چند روز قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اطلاع دی کہ ڈپٹی ہائی کمشنر فار انڈیا اِن پاکستان لاہور نے اپنی حکومت کے حکم کے ماتحت پاکستانی قافلہ کو ویزہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس وجہ سے انہی ایام میں دسہرہ ہو رہا ہے اور حکومتِ ہند پاکستانی قافلہ کو سیکیورٹی دے نہیں سکتی۔ باوجود مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز نے چندی گڑھ اور دہلی جا کر صوبائی اور مرکزی افسران سے قافلہ کی اجازت چاہی لیکن اجازت نہ ملی۔

اولوالعزم امام ہمام جلسہ سالانہ سے چند روز قبل بڑی شدت کے ساتھ بارش شروع ہوگئی۔ ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے تھا۔ ہر مکان ایک جزیرہ کی مانند لگ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ہندوستان سے بھی مہمان زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے نہیں آئیں گے۔ ان تمام حالات سے حضرت امام جماعت کو آگاہ کیا گیا۔ خیال تھا کہ ان قدرتی روکوں کی وجہ سے حضور جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی کر دیں گے لیکن حضور نے فرمایا کہ جلسہ انہی تاریخوں میں ہوگا۔ ہماری ہمتیں ٹوٹ رہی تھیں۔ اگر کوئی سہارا تھا تو یہ تھا کہ حضرت اولوالعزم کا ارشاد و نصرتِ الٰہی کو ہماری تائید میں کھڑا کر سکتا ہے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ حضور کے ارشاد اور اللہ تعالیٰ کے ان کاموں میں کوئی حکمت نہ ہو۔

نصرتِ الٰہی کے نظارے یہ گیارہ اکتوبر کا دن تھا۔ بارش کی رفتار وہی تھی مگر اہالیانِ قادیان نے حیرت کے ساتھ اور اہالیان محلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے ہوئے دیکھا کہ نہ صرف ہندوستان سے بلکہ پاکستان سے سینکڑوں کی تعداد میں مخلصین اپنے کپڑوں اور سامان سمیت بھیگتے ہوئے دارالامان میں وارد ہو رہے ہیں اور جب رات کی ٹرین آچکی تو مہمانوں کی تعداد ۳۶۹ ہو چکی تھی اور پھر رات دس بجے اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ایک اور نشان ظاہر ہؤا کہ تین روز سے لگاتار برسنے والی بارش ختم ہوگئی اور آسمان پر ستاروں نے چمک چمک کر اس مقدس سرزمین میں تکلیفیں برداشت کر کے آنے والے مخلصین کو خوش آمدید کہہ کر ساری کلفتیں دور کر دیں۔

اس جلسہ پر پاکستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۳۴۴ تھی جبکہ ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۱۵۳ تھی۔

(بدر ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

جماعتِ احمدیہ کا چھیاسٹھواں جلسہ سالانہ ۶۔ ۷۔ ۸۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو منعقد ہو کر بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہؤا۔ اس جلسہ میں بھارت کے دور دراز علاقوں کے علاوہ بیرونی ممالک میں سے پاکستان اور انڈونیشیا سے بعض احباب بھی تشریف لائے۔

اس مرتبہ ملکی حالات اور دونوں ملکوں میں آپس کی کشیدگی کی وجہ سے پاکستان کا قافلہ نہ آسکا۔ بارشوں کی وجہ سے اور ملکی حالات اچھے نہ ہونے کے سبب ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد کافی کم تھی۔

(بدر ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا سڑسٹھواں سالانہ جلسہ

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ڈان سے

بچّوں کے متعلق ہدایات

رزاق بلوچ صاحب نیویارک سے روزنامہ ڈان کو لکھتے ہیں۔ لوگ پوچھتے رہتے ہیں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔ وہ کس طرح اپنے بچوں کی حفاظت کر سکتے ہیں اور کس طرح انہیں صحیح طور پر بتا سکتے ہیں کہ کیا کیا خطرات انہیں پیش آسکتے ہیں ایسا کرتے ہوئے وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ یہ باتیں ان کے دماغ پر اتنی سوار ہو جائیں کہ وہ حواس باختہ نظر آئیں۔ یا معذور۔ بلوچ صاحب کے خیال میں ایسا کوئی طریقہ نہیں جسے سو فی صدی کامیاب کہا جا سکے جس سے بچے بچپن سے جوانی تک حفاظت کے ساتھ پہنچ سکیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض باتیں ایسی ہیں جو بچوں کو بتا دینے سے ایک خاص حد تک ان کی حفاظت کا انتظام ہو جاتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بچوں کو آغاز ہی میں باتوں ہی باتوں میں اجنبی لوگوں کے متعلق واقفیت کرا دینی چاہیئے۔ انہیں یہ بتا دینا چاہیئے کہ جب کچھ نوجوان بلا مقصد ادھر ادھر گھومتے اور شور کرتے ہوئے نظر آئیں تو وہ واقعی ایسے لوگ ہیں جو مشکلات پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دیکھ کر بچوں کو یہ پوچھنا چاہیئے کہ کیا ان کی موجودگی میں ہم گلی میں سے گذر جائیں۔ (جس کا مطلب یہ ہو گا کہ بچوں کو یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ ایسے لوگوں کے قریب جانا مفید نہیں) اپنے بچوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھا دینی چاہیئے کہ وہ اجنبی لوگوں سے الگ رہیں۔ اور جہاں تک اجنبیت کا سوال ہے یہ بھی انہیں بتا دینا ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جسے وہ نہیں جانتے ان کے لئے اجنبی ہے۔ بہت سے بچے ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ صرف ایسے لوگ جن کا لباس اچھا نہ ہو یا جو ویسے بھی اچھے نظر نہ آئیں وہی اجنبی ہوتے ہیں۔ انہیں عام طور پر اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ اچھا لباس پہننے والے اور بظاہر معزز لوگ بھی انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اپنے بچوں کو یہ بات بھی ذہن نشین کرا دینی چاہیئے کہ وہ کسی شخص سے کوئی چیز نہ لیں۔ اور اگر کوئی شخص بار بار اس قسم کی کوشش کرے تو بچوں کو چاہیئے کہ اپنے والدین یا اپنے اساتذہ کو اس بات سے آگاہ کر دیں۔ اپنے بچوں کو چاہے وہ ابھی کنڈرگارٹن سکول میں ہی جاتے ہوں اپنا پتہ یاد کروا دینا چاہیئے اور اسی کے ساتھ فون نمبر بھی۔ اور جن بچوں کے والدین یا خاص طور پر والدہ کسی کام میں کسی نوکری پر متعین ہیں انہیں اپنے والدین کی نوکری کا پتہ بھی بتانا چاہیئے۔ اپنے بچوں کو کوئی پاس ورڈ یاد کرانا چاہیئے تاکہ جب گھر کی گھنٹی بجائی جائے تو اندر ہی سے معلوم کیا جا سکے کہ باہر کوئی اپنا بھائی یا بہن ہے یا کوئی اور شخص۔ بچوں کو یہ بھی سکھانا چاہیئے کہ وہ کبھی اکیلے ہو کر نہ چلیں۔ سکول بھی جا رہے ہوں تو انہیں ٹولیوں میں جانا چاہیئے۔ اور والدین کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ گھر سے سکول تک کے راستے کے متعلق وہ پہلے خود دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ کونسا راستہ ان کے بچے کے لئے زیادہ محفوظ ہے۔ بچوں کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ تنگ و تاریک گلیوں میں سے ہو کر سکول جائیں یا یہاں سے واپس آئیں۔ باوجود اس کے کہ تنگ و تاریک گلیوں کا راستہ مختصر ہو اور ان کے ذہن میں یہ بات کھلبلی مچاتی ہو کہ وہ جلدی سکول پہنچیں یا گھر پہنچیں۔ والدین کو راستے میں محفوظ جگہوں کی بھی نشاندہی کر دینی چاہیئے کون سے گھر کون سی دکانیں کون سے کلینک اور ایسی ہی دیگر چیزیں ہیں جن سے مل کر حفاظت حاصل کی جا سکتی ہے۔ بچوں کو زیادہ قیمتی کپڑے یا زیورات پہننا بھی درست نہیں ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ بچے عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کا نام لے دیتا ہے تو وہ واقف ہی ہو گا۔ اس لئے اگر بچوں کے کپڑوں پر ان کا نام لکھا ہوا ہو تو وہ اتار دینا چاہیئے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ بچوں کے کپڑوں پر کبھی ان کا نام نہیں لکھنا چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کر کوئی اجنبی وہاں سے نام پڑھ کر ان کا نام لے کر انہیں بلائے اور بچے یہ سمجھیں کہ یہ شخص تو اپنا واقف ہی ہو گا۔ بچوں کے پاس عام طور پر زیادہ روپے پیسے بھی نہیں ہونے چاہئیں اور انہیں اپنے دوستوں سے اس بات کا تذکرہ بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ ان کے پاس یا ان کے والدین کے پاس کتنا روپیہ موجود ہے۔ بس میں سوار بچوں کو چاہیئے کہ وہ ڈرائیور کے قریب ترین بیٹھیں۔ عام طور پر بچوں کو شوق یہ ہوتا ہے کہ پچھلی سیٹوں پر بیٹھیں تاکہ وہ آپس میں باتیں بھی کر سکیں اور اگر کسی کا شرارت کا موڈ ہو تو اس کا بھی اسے موقعہ مل جائے۔ لیکن یہ بات نہایت خطرناک ہے۔ والدین کو عام طور پر اپنے بچوں سے مختلف اوقات میں ملتے رہنا چاہیئے۔ اور یہ دیکھنا چاہیئے کہ کس وقت بچے کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ اگر ان کو زیادہ دیر کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے اور اس بات کی پرواہ نہ کی جائے کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں تو یقیناً یہ بات خطرے کا باعث ہو سکتی ہے۔ رزاق بلوچ صاحب کہتے ہیں کہ انہیں امید ہے کہ ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے والدین اپنے بچوں کی زیادہ سے زیادہ حفاظت کا انتظام کر سکیں گے۔

کوڑا کرکٹ

اگر کسی کو یہ اندازہ ہو کہ پانچ کروڑ کلوگرام کتنے ہوتے ہیں یعنی اس سے کتنا بڑا ڈھیر بن جاتا ہے تو شائد وہ اس بات پر کبھی یقین نہ کر سکے کہ پاکستان میں کوڑا کرکٹ اور دیگر ہر قسم کا گند ہر روز پانچ کروڑ کلوگرام کے برابر ہوتا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات سن کر یوں لگے گا کہ گویا ہم لوگ کوڑا کرکٹ میں ہی زندگی گذار رہے ہیں یہ بات "عالمی ماحولیاتی آسانی" پروگرام کی تنظیم نے بتائی ہے اور یہ تنظیم ورلڈ بنک کی ایک ضمنی تنظیم ہے۔ ان کی پیش کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صرف انسانی فضلہ پاکستان میں روزانہ ایک کروڑ پچیس لاکھ ٹن ہوتا ہے۔ اس کا ۷۱ فی صدی تو دیہات میں ہوتا ہے جہاں پر حفظان صحت (SANITATION) کے انتظامات بھی بہت کم ہیں اور کوڑا کرکٹ کو اٹھانے اور کسی جگہ پر دبانے کے انتظامات بھی نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں اور خاص طور پر اگر شہروں کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو یہ سارے انتظامات دیہات میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف لاہور میں ہر قسم کے کوڑا کرکٹ کی مقدار روزانہ چھبیس سو ٹن بتائی جاتی ہے۔ اس میں سے سولہ سو ٹن تو کارپوریشن کے کارندے اٹھا لیتے ہیں اور ایک ہزار ٹن یونہی پڑا رہتا ہے۔ دیگر بڑے شہروں مثلاً کراچی فیصل آباد راولپنڈی اور پشاور میں بھی یہی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اور کراچی کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ بعض عالمی تنظیموں کے تجزیوں کے مطابق یہ حالات خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔ جہاں تک اس کوڑا کرکٹ کو اٹھانے کا سوال ہے۔ جس طرح مختلف شہروں میں اسے گڈوں پر لاد کر یا ٹرالیوں میں رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے وہ بھی غیر تسلی بخش ہے۔ کیونکہ ایک تو یہ گڈے اور ٹرالیاں ڈھکی ہوئی نہیں ہوتیں اور دوسرے ان پر اتنا کوڑا کرکٹ لاد دیا جاتا ہے کہ راستوں میں یہ بکھرنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایک اور خرابی یہ بھی ہے کہ اس کوڑا کرکٹ کو جہاں پھینکا جاتا ہے۔ چاہے وہ گڑھے کھود کر ہی کیوں نہ پھینکا جائے اسے ڈھانکا نہیں جاتا اور اس سے صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی بدبو پھیلتی ہے اور جو گیسیں بنتی ہیں وہ اردگرد کے علاقوں کے لئے مضر ثابت ہوتی ہیں نہ صرف اردگرد کے علاقوں کے لئے بلکہ وہ کافی دور تک اثر انداز ہوتی ہیں۔ بعض جگہوں میں گڑھوں میں دبانے کی بجائے کوڑا کرکٹ کو جلایا بھی جاتا ہے یا پیس ڈالا جاتا ہے لیکن جب تک ان تمام طریقوں کو حفاظت کے ساتھ استعمال نہ کیا جائے نقصان کا احتمال باقی رہتا ہے جلانے سے کوڑا کرکٹ کی مقدار بیشک نہایت قلیل رہ جاتی ہے اور اس سے جو گرمی پیدا ہوتی ہے اسے بعض طریقوں سے بعض دیگر چیزوں کو گرم کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے بلکہ کہتے ہیں کہ بجلی بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ یہ طریق یعنی جلانے کا طریق اس کوڑا کرکٹ کے لئے خاص طور پر زیادہ مفید ہے جو ہسپتالوں سے اٹھایا جاتا ہے جہاں تک میو ہسپتال لاہور کا تعلق ہے وہاں ایک آتشی بھٹی موجود ہے جس میں کوڑا کرکٹ جلایا جاتا ہے لیکن اردگرد کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سے جو دھواں اٹھتا ہے یا جو بخارات پیدا ہوتے ہیں وہ ان کی صحت کے لئے مضر ہیں۔ اس ضرر کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ آتشی بھٹی

باقی صٓ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت زمانی - لندن

پنسلین کی کہانی

طبی دنیا میں پنسلین کی دریافت ایک بہت بڑی کامیابی ہے کئی ایک دیگر دریافتوں کی طرح پنسلین کی دریافت بھی اتفاقی امر تھا۔ یہ ۱۹۲۸ء کی بات ہے۔ پروفیسر الیگزنڈر فلیمنگ جو بعد میں سر کے خطاب سے نوازے گئے لندن کے ایک ہسپتال سینٹ میری کی ایک لیبارٹری میں بکٹیریا (BACTERIA) پر کام کر رہے تھے۔

بکٹیریا دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو انسان دوست کہلاتے ہیں اور ہمارے لئے مفید کام کرتے ہیں۔ مثلاً ڈبل روٹی بنانے یا دودھ سے دہی یا پنیر بنانے میں جو بکٹیریا کام آتے ہیں ان کو YEAST کہتے ہیں۔ اسی طرح موسم خزاں میں جو پتے درختوں سے جھڑ کر زمین پر گرتے ہیں بکٹیریا تیزی سے ان پر عمل کرتے ہیں اور جلد ہی ان کو زمین میں کھاد کی صورت میں تبدیل کر دیتے ہیں مگر اکثر بکٹیریا انسان کے دشمن ہیں اور مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔

پروفیسر الیگزنڈر فلیمنگ ایسے بکٹیریا پر ریسرچ کر رہے تھے جو انسانوں کو مہلک بیماریوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ انہوں نے پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں ایک قسم کی جیلی جس کو A JAR JELLY کہتے ہیں کی تہ جمائی اور ہر ایک پیالی میں چند بکٹیریا چھوڑ کر اوپر سے ڈھکنا بند کر دیا پھر ان پیالیوں کو مناسب درجہ حرارت میں کچھ عرصہ کے لئے رکھ دیا گیا تاکہ جراثیم جیلی پر پلنے لگیں اس طرح چند ہی گھنٹوں میں ان کی تعداد نمایاں طور پر بڑھنے لگی اور جب ایک دو دن کے بعد خوردبین کی مدد سے دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ جیلی کے اوپر ان بکٹیریا کی کالونیاں بن چکی ہیں۔ ان تجربات سے الیگزنڈر فلیمنگ اور ان کے ساتھی سائنسدان ان جراثیم کی افزائش کی رفتار ان کی ہیئت اور کارکردگی کا جائزہ لے رہے تھے۔

ایسے ہی تجربات کرتے ہوئے ایک دن الیگزنڈر فلیمنگ نے دیکھا کہ ایک پیالی میں سبز رنگ کی پھپھوندی لگی ہوئی ہے۔ عام حالات میں ایسی پیالی کو باہر نکال کر پھینک دیا جاتا مگر الیگزنڈر نے ایسا نہ کیا بلکہ بغور اس کا معائنہ شروع کر دیا۔ اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ پھپھوندی کے ارد گرد کے علاقہ میں بکٹیریا کی کوئی کالونی نہیں ہے اس نے خیال کیا کہ ہو سکتا ہے اس پھپھوندی نے بکٹیریا کو ہلاک کر دیا ہو۔ چنانچہ اس نے تھوڑی سی پھپھوندی کو لے کر اس پر تجربات کرنے شروع کر دئے اور اس طرح طبی دنیا میں ایک نہایت مفید دریافت کا اضافہ ہوا۔ اس نے اس پھپھوندی سے ایک محلول تیار کیا اور تجربات سے معلوم ہوا کہ یہ محلول نمونیا جیسی مہلک بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کر دیتا ہے اس محلول کو الیگزنڈر فلیمنگ نے پنسلین کا نام دیا۔ گو یہ بہت بڑی دریافت تھی اور اس کی وجہ سے زخموں کو خراب ہونے سے بچایا جانے لگا تاہم چونکہ خالص پنسلین باوجود کوشش کے حاصل نہ ہو سکی کچھ عرصہ کے بعد ہی ۱۹۳۲ء میں اس پر کام روک دیا گیا۔

۱۹۳۹ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ہاورڈ فلوری (HOWARD FLOREY) اور ڈاکٹر ارنسٹ چین (ERNEST CHAIN) نے دوبارہ اس پر کام شروع کیا اور تھوڑی مدت میں ہی خالص پنسلین کا محلول تیار کرنا شروع کر دیا اور بعد میں زرد رنگ کا پاؤڈر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

اگرچہ پنسلین کی دریافت برطانیہ میں ہوئی تاہم جنگ عظیم دوم کی وجہ سے برطانیہ کی اقتصادی حالت اتنی مضبوط نہ تھی کہ بڑے پیمانہ پر پنسلین کو تیار کیا جاتا۔ پروفیسر ہاورڈ فلوری امریکہ چلے گئے اور اس طرح امریکہ میں جلد ہی پنسلین بڑے پیمانہ پر تیار ہو کر مارکیٹ میں آنے لگی۔

پنسلین کا استعمال ۱۹۴۶ء میں زخمی فوجیوں پر ہونے لگا اس طرح اس دریافت نے لاکھوں انسانوں کی جان بچائی اور آج بھی دنیا بھر میں مؤثر ANTI BIOTIC دوائی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

پنسلین کی دریافت کی وجہ سے ۱۹۴۵ء میں ڈاکٹر الیگزنڈر فلیمنگ، پروفیسر ہاورڈ فلوری اور ڈاکٹر ارنسٹ چین، تینوں کو نوبل پرائز عطا کیا گیا۔

لجنہ کالم

س: حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث) مغربی افریقہ کے دورہ پر کب روانہ ہوئے۔

ج: ۴ اپریل ۱۹۷۰ء کو حضور افریقہ کی مظلوم اقوام تک دین حق کا پیغام پہنچانے اور انہیں روحانی آزادی سے ہمکنار کرنے کیلیے ربوہ سے روانہ ہوئے۔

س: دوران سفر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ٹیچی مان افریقہ میں لجنہ اماء اللہ کے ہال کا سنگ بنیاد کب رکھا اور حضور کے علاوہ بنیادی پتھر کس کس نے نصب کئے۔

ج: ٹیچی مان میں لجنہ اماء اللہ کے ہال کا سنگ بنیاد ۲۲ اپریل ۱۹۷۰ء کو رکھا۔ حضور نے پہلا پتھر نصب فرمایا دوسرا پتھر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اور تیسرا پتھر مسز عبدالوہاب آدم اور مسز شکیل احمد منیر نے نصب کیا

س: نصرت جہاں سکیم کا القاء کب اور کہاں ہوا۔

ج: قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث پر اس سکیم کا القاء ۲ سے ۵ مئی ۱۹۷۰ء کو دوران قیام گیمبیا مغربی افریقہ میں ہوا۔

س: نصرت جہاں سکیم کا سب سے پہلا اعلان کب اور کہاں ہوا۔

ج: ۲۴ مئی ۱۹۷۰ء کو لندن میں نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا۔ لندن کی مستورات نے تقریر سنتے ہی ۱۶۰۵ پونڈ کا وعدہ اسی وقت پیش کر دیا۔ اور ۵۰۰ پونڈ نقد ادا کر دئے۔

س: پاکستان میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا اعلان کب ہوا۔

ج: مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر ۱۲ جون ۱۹۷۰ء کو حضور نے نصرت جہاں سکیم کا اعلان ربوہ میں فرمایا۔

س: مغربی افریقہ کے دورہ سے کامیاب مراجعت پر لجنہ کی طرف سے پیش کردہ خیر مقدمی نغمہ کس نے نظم کیا۔

ج: چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ارشاد کی تعمیل میں نغمہ خیر مقدمی نظم کیا۔

س: نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی کب اور کہاں قائم ہوئی

ج: قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے دورہ مغربی افریقہ کے دوران "غانا" کے شمالی علاقہ وا میں احمدی بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کیلئے نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی ۱۹۷۰ء میں قائم کی۔

س: ۱۹۷۰ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بیرون ربوہ کن مجالس کا دورہ کیا۔

ج: صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ۱۹۷۰ء میں لائلپور لاہور اور شیخوپورہ کی لجنات کا دورہ کیا۔ اور ان کے اجتماعات میں خطاب کیا۔ اسکے علاوہ بیرون پاکستان لجنات کو پیغام بھجوائے۔

س: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۷۰ء میں کتنی لجنات کی نمائندگان نے شرکت کی۔

ج: ۱۹۷۰ء کے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ۱۴۷ لجنات بیرون از ربوہ کی ۱۰۶۵ مستورات نے شرکت کی۔ نائیجیریا، غانا، ابوظہبی، عدن اور قطر سے بھی احمدی مستورات نے شمولیت کی۔

س: سیدہ اُمِ مظفر سرور سلطان صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا وصال کب ہوا۔

ج: یکم فروری ۱۹۷۱ء بروز اتوار ساڑھے چھ بجے صبح بعمر قریباً ۷۷ سال آپ کا وصال ربوہ میں ہوا۔

س: ۱۹۷۱ء کی پاک و ہند لڑائی میں احمدی مستورات نے کون سے دفاعی اقدامات کئے۔

ج: لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تحت احمدی خواتین نے پاک بھارت جنگ ۱۹۷۱ء میں خدمت مجاہدین میں بھرپور حصہ لیا۔ افواج کے لئے دامے درمے قلمے ہر رنگ میں مدد کی۔ تحائف کے پارسل بنا کر بھجوائے۔ ملک کے دفاع کے لئے دس ہزار روپے دئیے گئے۔ ربوہ کی خواتین تحائف کے ۲۶۳ بکس، ۵۴۵۳ روپے نقد بطور دفاعی فنڈ کے دئیے۔ زیور اور سامان اس کے علاوہ تھا۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کی طرف سے ۵۵۶۵ روپے کا چیک سٹیٹ بنک آف پاکستان کراچی کو دفاعی فنڈ میں دیا گیا۔ نیز زیور، پارچات اور تحائف کے پارسلوں کی صورت میں بھی مجاہدین کی مدد کی لجنہ اماء اللہ لاہور۔ لجنہ کنری (سندھ) لجنہ حیدرآباد لجنہ راولپنڈی، لجنہ گوجرانوالہ اور لجنہ سرگودھا نے بھی دفاعی فنڈ میں معتد بہ رقوم جمع کروائیں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

کے لوگ شامل ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن سے کمزوریاں بھی سرزد ہوئیں جن کے اندر زیادہ بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں تھی۔ اللہ ان سے درگزر فرماتا رہا مگر کسی میں تو ضرور شامل ہوا اور کچھ نہ کچھ ایسے نمونے ضرور دکھائے جیسے انعام پانے والوں نے دکھلائے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات — نون ۔ سین

ازبکستان میں جمہوریت

امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر جب سابق سوویت یونین کی آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کا دورہ کرکے ازبکستان پہنچے تو صدر کریموف سے گفتگو کے بعد انہوں نے تاشقند میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا کہ جب تک ازبکستان جمہوریت کی طرف پوری طرح قدم نہیں اٹھاتا اور انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کرتا۔ اس وقت تک امریکہ اس ریاست کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم نہیں کرسکتا۔ صدر کریموف نے انہیں بتایا کہ گذشتہ ایام میں صدر کے انتخاب کے موقعہ پر ہر شخص کو اس کا حق دیا گیا تھا کہ وہ جسے چاہیں اپنی مرضی کے مطابق ووٹ دے سکتے ہیں۔ یہ جمہوریت ہی کی طرف ایک قدم ہے اور اسکے علاوہ بھی اور بہت سی باتیں ایسی کی جارہی ہیں۔ جن کی بنیاد جمہوریت ہے۔ صدر کریموف نے اس بات کا شکوہ کیا کہ مغربی پریس ان سے ناانصافی کرتے ہوئے ان کے اور ان کے ملک کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ وہ خاص طور پر اس واقعہ کی طرف اشارہ کر رہے تھے جو طلباء کے مظاہروں کے موقعہ پر ۱۷، ۱۸ جنوری کو وقوع پذیر ہوا تھا۔ اور جس میں چھ طالب علم ہلاک ہو گئے تھے۔ جیمز بیکر اس بات پر اصرار کرتے رہے کہ مزید جمہوریت کی طرف قدم اٹھائے بغیر ازبکستان کو امریکہ سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور کریموف اس بات کی وضاحت کرتے رہے کہ ازبکستان آہستہ آہستہ لیکن بغیر کسی تاخیر کے ایک جمہوریت بنتا چلا جارہا ہے اور جہاں تک انسانی حقوق کا سوال ہے وہ بھی ہر ممکن طریق سے ہم اپنے لائحہ عمل میں شامل کرتے جارہے ہیں۔

(اب امریکہ اور ازبکستان کے سفارتی تعلقات قائم ہو چکے ہیں)

ایران میں تعلیم

پنجاب کے وزیرِ تعلیم نے ایران کے انقلاب کی تیرھویں برسی میں شرکت کرنے کے بعد واپسی پر بتایا ہے کہ انقلاب سے پہلے وہاں شرح خواندگی صرف چالیس فی صد تھی۔ لیکن اس وقت سے لے کر اب تک جو کوششیں کی گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شرح خواندگی پچھتر فیصد ہو گئی ہے وہاں پر عوام الناس کی معاونت سے جو نجی حلقے میں سکول کھولے گئے ہیں ان کی تعداد پانچ سو ہے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ایران میں آغاز سے لے کر انجام تک ساری تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ انہوں نے ایرانی حکومت کی تعلیم کے سلسلے میں کی گئی کوششوں کی تعریف کی۔ اور یہ بھی کہا کہ وہاں کے ذرائع ابلاغ نے تعلیم کے سلسلے میں بھی جیسا کہ دوسرے شعبوں میں خاصی مدد کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں روزانہ دو گھنٹوں کا تعلیمی پروگرام ٹیلیویژن پر نشر کیا جاتا ہے

ایران میں پروفیشنل تعلیم کی شرح صرف تیس فیصد ہے اور اسی کی وجہ سے وہاں بے روزگاری خاصی بڑھ گئی ہے۔ ایران کے اعلیٰ تعلیم کے وزیر کے ساتھ گفت وشنید میں وزیر موصوف نے بتایا کہ پاکستان میں تعلیم کے لئے کیا کوششیں کی جارہی ہیں اور کس سمت میں تعلیم کو لے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اسی طرح ایرانی وزیرِ تعلیم نے بھی پنجاب کے وزیرِ تعلیم کو بتایا کہ ایران میں حکومت کس حد تک نجی سکولوں کی مدد کرتی ہے۔ تہران یونیورسٹی میں غیر ملکی زبانوں کی فیکلٹی کو بھی دیکھنے کا وزیر موصوف کو موقعہ ملا اور اردو ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ سے بھی ملے۔ یونیورسٹی میں ڈین نے بتایا کہ سابقہ ہر قسم کے سلیبس ختم کردئے گئے ہیں اور انقلاب کے آغاز ہی سے وہاں نئی قسم کی تعلیم نئے سلیبس کے ساتھ شروع کردی گئی تھی۔ ایران میں خواتین کے لئے دو یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پردہ دار خواتین بھی پردہ میں رہتی ہوئی مردوں کے ساتھ مل کر تعلیم کے فروغ کے لئے کوششیں کرتی ہیں۔ تہران میں ایک سکول جس میں پاکستانی بچے پڑھتے ہیں۔ اسے ایران کے وزیرِ تعلیم نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ عطیہ کے طور پر پیش کیا۔ اور جب تہران میں عالمی سطح پر اردو مشاعرہ منعقد کیا گیا تو وزیر موصوف اسکے مہمان خصوصی تھے۔ اس مشاعرے میں ہندوستان کینیڈا، ترکی، پاکستان اور ایران کے اردو زبان کے شاعروں نے حصہ لیا۔

روس کیلئے امداد

مغربی ممالک سوویت یونین سے آزاد ہونے والی ریاستوں کو خوراک کی امداد پہنچا رہے ہیں لیکن اب یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ خوراک پوری کی پوری ان لوگوں تک نہیں پہنچ رہی جن کو دینا مقصود ہے۔ بلکہ اس کا ایک حصہ اور کہا جاسکتا ہے کہ بہت بڑا حصہ بلیک مارکیٹ میں جارہا ہے۔ یا ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں جارہا ہے۔ جو ہیں تو حکومت کے افسر لیکن بد دیانت ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ یہ خوراک ان لوگوں تک پہنچائیں جن کے لئے بھیجی جارہی ہے۔ وہ اسے خورد برد کرلیتے ہیں روس کی صلیب احمر کے ڈپٹی چیئرمین نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس خوراک میں سے کتنا حصہ چرایا جارہا ہے۔ جہاں تک تقسیم کرنے کے طریق کا تعلق ہے وہ بھی درست نہ ہونے کی وجہ سے امداد صحیح ہاتھوں میں نہیں پہنچ رہی۔ اور یہ طریقے اتنے غلط ہیں کہ کہا جاسکتا ہے کہ جو غلطیاں سوویت یونین میں ہو رہی تھیں وہی اب دہرائی جارہی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک طرف تو روسی افسر اس بات کے لئے پوری طرح تیار نہیں تھے کہ امداد کس طرح حاصل کریں گے اور تقسیم کس طرح کی جائے گی۔ اور دوسری طرف چونکہ بھیجنے والوں نے بھی اچانک یہ فیصلے کئے کہ امداد دی جائے ان کے ہاں بھی کوئی ایسا طریقِ کار نہیں تھا جس سے یہ امداد صحیح ہاتھوں میں پہنچائی جاسکتی ہو۔ روس کے اس کمیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر جس کا تعلق اس امداد سے ہے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ خوراک چرائی بھی جاتی ہے اور بہت سی ایسی مقدار ہے جو پہنچ ہی نہیں رہی۔ ان کے خیال میں اس امداد کے لئے ایک مرکزی نظام ہونا چاہیئے جہاں سے اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ امداد کسی اور ہاتھوں میں جانے کی بجائے انہی ہاتھوں میں گئی ہے جن کے لئے بھیجی جاتی ہے۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک عالمی مرکز قائم کیا جائے۔ جس کے ذریعے ساری امداد وصول بھی کی جائے اور تقسیم بھی کی جائے۔ امریکہ اور مغربی ممالک نے خوراک اور دوائیں بھیجنے کے لئے جو انتظام ترتیب دیا ہے اس کا نام اوپریشن پرووائڈ ہوپ (OPERATION PROVIDE HOPE) رکھا گیا ہے۔

پام آئل

جاکرتہ انڈونیشیا میں ایک ہندوستانی سفارتکار نے بتایا ہے کہ آئندہ سال مئی میں انڈونیشیا اور بھارت پام آئل کے لئے ایک پراجیکٹ شروع کریں گے جس کا ابتدائی سرمایہ دس کروڑ روپے ہوگا۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان کے شہر بینگلور میں یہ پراجیکٹ شروع کیا جائے گا اور اس سے تین سو ٹن غیر صاف شدہ پام آئل روزانہ تیار ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انڈونیشیا کے لئے اس قسم کے پراجیکٹ شروع کرنا نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ بھارت کا پام آئل سب سے زیادہ ملائشیا میں لگتا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ یہ ملک سب سے زیادہ پام آئل بھارت ہی سے درآمد کرتا ہے۔ اس بات کی اس لئے بھی ضرورت پیش آئی ہے کہ بھارت کی منڈی میں خاصا مقابلہ شروع ہو گیا تھا۔ اور ملیشیا بھی وہ ملک ہے جس نے اب یہ پیشکش کی ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے کے لئے خریدے جانے والے تیل کی قیمت قرض کے طور پر ادا کردے گا۔ جہاں تک غیر صاف شدہ تیل کا تعلق ہے بھارت ایک لاکھ چھ ہزار ٹن غیر صاف شدہ تیل منگواتا ہے یا یوں کہیئے کہ ۱۹۹۱ء-۱۹۹۰ء میں اس نے اتنا تیل منگوایا تھا اور اس میں سے ۸۴ ہزار ٹن ملیشیا سے تھا اور ۱۹۵۲۳ ٹن انڈونیشیا سے۔ ملیشیا سے بھارت نے ۲۷۲۳۵۰ ٹن صاف شدہ تیل خریدا اور ۱۰۰۹۰۰ ٹن انڈونیشیا سے انڈونیشیا کے وزیر زراعت نے اس سلسلے میں بتایا ہے کہ اس پراجیکٹ پر کارخانہ ۱۷ فروری سے تعمیر کیا جانا شروع ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ بھارت نے ۷۵۰۰۰ ٹن غیر صاف شدہ تیل ہر مہینے سپلائی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

پانی؟

میکسیکو میں ایک شخص "چاہین" کا دعویٰ ہے کہ اس کے کنویں سے پانی پی کر انسان ہر قسم کی بیماری سے شفا پا سکتا ہے اور وہ جب یہ کہتا ہے کہ ہر قسم کی بیماری سے شفا پا سکتا ہے تو اس میں ایڈز اور کینسر کو بھی شامل کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ چند مہینوں میں ہزاروں اشخاص جن کا تعلق میکسیکو اور بعض دیگر علاقوں سے ہے یہاں آکر اس کے کنویں سے پانی پی چکے ہیں اور بعض لوگوں کو تین تین دن تک انتظار کرنا پڑا کہ ان کی باری آئے اور وہ پانی پی سکیں۔ بعض لوگ اس شخص کو فریبی کہتے ہیں اور بعض کا خیال یہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ خدا رسیدہ ہے۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ ایام میں ایک صبح کم از کم دس ہزار آدمی قطار اندر قطار کھڑے تھے تاکہ انہیں پانی پینے کا موقعہ مل سکے اور وہ اپنی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کر لیں۔ ان کے ہاتھوں میں خالی جگ تھے جو وہ بھر کر پینا بھی چاہتے تھے اور کچھ پانی وہ اپنے ساتھ بھی لے جانا چاہتے تھے۔ اس کنوئیں کے مالک کا کہنا ہے کہ اس طرح کا پانی دنیا بھر میں کہیں اَور نہیں مل سکتا۔ اس نے کہا کہ اس کا وزن عام پانی سے کم ہے اور کہتے ہیں کہ اس کے یہ بات کہنے کے بعد میکسیکو کی ایک لیبارٹری میں تجربہ کیا گیا تو یہ بات واقعی درست ثابت ہوئی "چاہین" پانی مفت فراہم کرتا ہے اور وہ ایسا کرتے ہوئے اکثر مسکراتا دیکھا گیا ہے کیونکہ اس کنوئیں کی مشہوری دُور دُور تک ہو چکی ہے اس لئے چاہین کا کہنا ہے کہ لوگ سپین اٹلی اور کینیڈا سے بھی یہاں پانی پینے آتے ہیں اسے اصرار سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں اس پانی میں کوئی چیز نہیں ملاتا۔ جیسا پانی زمین سے نکلتا ہے ویسا ہی لوگوں کو پینے کے لئے مل جاتا ہے۔ "چاہین" کا کہنا ہے کہ اسے اس پانی کی اس خاصیت کا اس وقت پتہ چلا جب اس کے ایک کتے کو جو قریب المرگ تھا اس پانی کے پینے سے شفا ہو گئی۔ لیکن بعض لوگوں کا کہنا ہے اور خاص طور پر تعلیم یافتہ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ عجیب بات ہے کہ لوگ اتنے توہم پرست ہو گئے ہیں کہ دُور دُور سے آ کر یہاں سے پانی پیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہیں اپنی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل ہو گیا ہے۔

خدمتِ دین کے مواقع بار بار نہیں میسّر آیا کرتے

حضرت فضل عمر نے فرمایا ہے کہ:

"یاد رکھو! خدمتِ دین کے مواقع بار بار میسّر نہیں آیا کرتے۔ نسلیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے قربانیاں کی ہوتی ہیں ان کے نام زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ نہ اس ثواب کو مٹا سکتا ہے۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ہے"۔

تحریک جدید کے مجاہدین کیلئے یہ خوشخبری دیگر افرادِ جماعت کے لئے تحریص و ترغیب کا سامان رکھتی ہے۔ اگر آپ ابھی تک اس تحریک میں خود یا آپ کے بیوی بچے شامل نہیں ہیں۔ تو جلد شامل ہو کر اس عظیم الشان خوشخبری کے مستحق بن جائیں۔ (وکیل المال اوّل)

الہدیٰ ماڈل کالج ربوہ کا ایک اعزاز

مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۹۲ء کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر اہتمام ہونے والے انٹر کالجیٹ مشاعرہ میں الہدیٰ ماڈل کالج ربوہ کے سال دوم کے طالب علم آصف محمود باسط کی غزل اوّل انعام کی حقدار قرار پائی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کالج اور عزیز موصوف دونوں کے لئے یہ اعزاز بابرکت کرے۔

یہ غزل ذیل میں درج ہے!

وفا کے دیپ جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
نقاب رُخ سے اٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے

مرا رفیقِ سفر ظلمتوں کا پیکر ہے
چراغِ راہ جلاؤ بڑا اندھیرا ہے

تھی میری دیدۂ پُرنم سے ظلمتوں میں ضیاء
کبھی مجھے بھی رُلاؤ بڑا اندھیرا ہے

جو دردو سوز کے روشن منار جیسے تھے
وہ زخم قلب دکھاؤ بڑا اندھیرا ہے

گلوں کے چاند چہرے تمہی سے روشن تھے
چمن میں لوٹ کے آؤ بڑا اندھیرا ہے

ہے مدّتوں سے مرا روزنِ قفس ویراں
چلو، ہوا ہی چلاؤ بڑا اندھیرا ہے

ہے روشنی کو عداوت ہماری آہوں سے
ابھی نہ درد جگاؤ بڑا اندھیرا ہے

ہے جس کی چشم فسوں ساز روشنی کی کرن
اُسے ابھی نہ سُلاؤ بڑا اندھیرا ہے

مَیں خود بھی اپنے جنونِ نظر سے ڈرتا ہوں
"مرے قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے"

تمہارے پاس یہاں دشت و خار میں آصف
کرے گا کون پڑاؤ بڑا اندھیرا ہے

بقیہ: صـ۶ سے آگے

کے ساتھ ہائیڈرو سٹیٹک پریسی پیٹیٹر (HYDRO STATIC PRECIPITATOR) لگایا جائے یہ بات لاہور کی کارپوریشن کے چیف انجینئر نے بتائی ہے۔ چونکہ کوڑا کرکٹ کو جلانے کے لئے آتشی بھٹی لگانا خاصا مہنگا ہے اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ یہ طریقہ پاکستان کے لئے قابل عمل ہے۔ پاکستان کے متعلق تو سب سے زیادہ بہتر طریق یہی ہے کہ اسے دبا دیا جائے اور اس طرح نہ صرف اس سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے بلکہ ایک قسم کی گیس جسے میتھین (METHANE) کہتے ہیں وہ بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس طرح دباتے رہنے سے کسی بھی زمین کو دس پندرہ سال تک اس امر کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جب یہ کوڑا کرکٹ زمین میں گلتا سڑتا ہے تو اس سے جو قدرتی گیس حاصل کی جا سکتی ہے اس کا نام میتھین ہے۔ اس سارے عمل کے پیش نظر ورلڈ بنک نے عالمی ماحولیاتی آسانی پروگرام لاہور میں شروع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ تین سال تک ایسا کر کے اس سے گیس حاصل کی جائے گی اور یہ عمل جون ۱۹۹۴ء تک جاری رہے گا۔ اگرچہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ صرف ایک چھوٹا سا آغاز ہے لیکن بہر حال آغاز تو ہوا آئندہ مزید پراجیکٹ تیار کئے جائیں گے اور امید ہے کہ اس سے کئی فوائد حاصل ہوں گے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

مورخہ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو منعقد ہوا۔ ہماری حکومتِ ہند نے پاکستان سے آنے والے قافلہ کو اجازت نہیں دی جس کی وجہ سے پاکستان سے قافلہ نہیں آیا۔

جلسہ سالانہ کے آخری دن ایک ریزولیوشن پاس کر کے حکومتِ ہند سے التماس کیا گیا کہ قادیان میں زائرین کے شریک ہونے پہ پابندی کو ختم کیا جائے۔

بھارت کے دُور دراز علاقوں سے ۱۵۰ احباب جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ بھارت کی جماعتوں کے موجودہ مالی اور اقتصادی حالات کے پیشِ نظر یہ تعداد بھی معقول اور خوشکن ہے۔

(بدر ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۵۸ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، دسمبر ۱۹۵۹ء کو جماعتِ احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ نہایت پُرامن ماحول میں منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔

تعداد: ہندوستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد اڑھائی سَو کے قریب تھی، جبکہ پاکستان سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۲۰۵ تھی۔ امیرِ قافلہ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب تھے۔ علاوہ بیرونی ممالک جزائر فجی، ماریشس، عدن، افریقہ، برما سے مہمان تشریف لائے۔

مورخہ ۱۷، ۱۸، دسمبر کی درمیانی شب ۷½ بجے بعد نماز عشاء بیت الاقصیٰ میں زیرِ صدارت جناب لیفٹیننٹ کرنل سردار سرین سنگھ سرائے خاص جالندھر چالیس زبانوں میں تقاریر ہوئیں جس کا اہتمام مکرم مولوی فیروز محی الدین آف ربوہ سابق مربی سنگاپور نے کیا۔

(بدر ۲۴، دسمبر ۱۹۵۹ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸، دسمبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کا انہترواں جلسہ سالانہ بڑی شان و شوکت سے شروع ہو کر اپنے اختتام کو پہنچا۔

تعداد: افریقہ، برما، پاکستان اور ہندوستان سے قریباً بارہ سَو احمدیوں کا اجتماع ہوا۔ پاکستان سے دو سَو کے قریب احباب بصورت قافلہ تشریف لائے اور بعض دوست اپنے انفرادی پاسپورٹ پر شریک ہوئے۔ پاکستانی زائرین کی کل تعداد ۲۸۴ تھی۔

قادیان کے سکھ اور ہندو بھائیوں کی طرف سے پاکستان سے آئے ہوئے مہمانوں کو ۱۷، دسمبر کو خالصہ سکول کے کمپاؤنڈ میں دعوتِ عصرانہ دی گئی۔

(بدر ۲۹، دسمبر ۱۹۶۰ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

مورخہ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸، دسمبر ۱۹۶۱ء کو جماعتِ احمدیہ کا سترواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ بارش کی وجہ سے جلسہ بیتِ اقصیٰ میں ہوا۔

تعداد: ہندوستان کے دُور دراز علاقوں سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ ۲۵۰ کے قریب مہمان پاکستان سے تشریف لائے۔

مہمانوں کے قیام کا انتظام مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ کی عمارت میں کیا گیا۔ خواتین کا قیام نصرت گرلز سکول میں تھا۔

(بدر ۲۶، دسمبر ۱۹۶۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ تیل اور گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کے ملازمین نے دھمکی دی ہے کہ اگر حکومت نے ڈیرہ بگٹی سے اغواء ہونے والے دو انجن ڈرائیوروں کو فوری طور پر رہا نہ کروایا تو وہ پورے ملک میں گیس کی سپلائی بند کر دیں گے۔ ایک اطلاع کے مطابق دونوں ملازمین کو ایک وڈیرے نے یرغمال بنا رکھا ہے اور مقامی انتظامیہ انہیں برآمد کروانے میں ناکام رہی ہے۔

○ صدر مملکت نے کراچی میں جام صادق اور پیر پگارو سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ بعد میں گورنر سندھ۔ عرفان اللہ اور جام معشوق بھی بات چیت میں شریک ہو گئے۔

○ سابق وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے پنجاب حکومت پر بلدیاتی انتخابات میں زبردست دھاندلی کے الزامات کا اعادہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب نے چیلنج کیا تو وہ انتخابات میں دھاندلی کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے کہا ہے کہ چاپلوسی اور قصیدہ گوئی کی نفسیات سے فوج بھی مستثنیٰ نہیں۔ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں پاکستان کی طرح کھلے عام علیحدگی کی باتیں کی جاتی ہوں۔

○ وزیر تجارت نے کہا ہے کہ پاکستان اور وسطی ایشیا کی ریاستوں کے مابین فی الحال تجارت ممکن نہیں۔ یہ ریاستیں مالی مشکلات کا شکار ہیں۔ ان کے پاس تجارت کے لئے پیسے نہیں نہ ہی تجارتی چینل ہے۔ بینکنگ بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔

○ قومی اسمبلی میں جمعیت علمائے اسلام کے پارلیمانی لیڈر مولانا محمد خان شیرانی نے کہا ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ نہیں۔ ہم ۴۴ سال سے کشمیر کے بغیر زندہ ہیں۔ پاکستان کشمیریوں کے معاملات میں مداخلت سے گریز کرے اور ان پر پاکستان سے الحاق کا نظریہ زبردستی نہ ٹھونپے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر وہ بے بس ہیں تو اقتدار چھوڑ دیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے انصاف کی فراہمی اور غریب و مظلوم عوام کے حالات بہتر بنانے کے سلسلہ میں اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔

○ ملتان روڈ پر ہنجروال کے علاقہ میں بس اور ویگن کے درمیان ہولناک تصادم کے باعث ۷ افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔ چار زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

○ جماعت اسلامی نے اپنا ایک "بلا سودی بنک" کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اور فیصل اسلامک بنک سے اس کے اشتراک کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ بدقسمتی سے عدالتوں میں کوئی سچ بولنے کیلئے تیار نہیں۔ جس کے خلاف فیصلہ دیں وہ تنقید کرتا ہے اور مقدمات کی بھرمار کی وجہ سے انصاف کی فراہمی میں تاخیر ہوئی ہے۔

○ جھنگ میں ۴۔ مارچ کو ضمنی انتخابات ہو رہے ہیں۔ حکومتی پارٹی آئی جے آئی اور سپاہ صحابہ ایک دوسرے کے مدمقابل صف آرا ہیں۔ دونوں طرف سے دھمکیوں اور خطرناک نتائج پر مشتمل بیانات داغے جا رہے ہیں۔ حکومت نے امن وامان قائم کرنے کے لئے فوج اور دوسرے حفاظتی دستے شہر میں بھجوا دیئے ہیں۔

○ آل پارٹیز کانفرنس نے حکومت کے خلاف رابطہ عوام کے سلسلہ میں لانگ مارچ کے تیسرے مرحلے کو رمضان المبارک کے بعد اپریل کے دوسرے ہفتے میں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس مرحلہ پر لاہور سے اسلام آباد تک لانگ مارچ کیا جائے گا۔

○ پاکستان ٹیلی ویژن کے چینل نمبر ۲ کی نشریات اپریل کے دوسرے ہفتہ میں شروع ہو جائیں گی۔

○ کراچی میں چودھویں چیمپئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ کا فائنل جرمنی اور آسٹریلیا کے درمیان کھیلا گیا جو جرمنی نے صفر کے مقابل پر چار گول سے جیت لیا۔ پاکستان نے تیسری اور ہالینڈ نے چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

اعلان بازیابی

مورخہ ۲۶ فروری کو صبح ساڑھے تین بجے والی بس ربوہ تا سیالکوٹ میں ایک صاحب جو اپنی بچی کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ وہ سیالکوٹ میں بس سے اترتے وقت اپنی کوئی قیمتی چیز بھول گئے ہیں۔ وہ صاحب اگر یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر ذیل کے ایڈریس پر رابطہ کریں۔

معرفت عبدالحیٔ صاحب کھوکھا والے بالمقابل مین گیٹ ٹی۔ آئی ہائی سکول۔ ربوہ

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان کا

ـ ماہانہ پروگرام ـ

● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

● ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۲/۸ گلی نمبر ۱۱ اسلام آباد

● ۱۵، ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ

● ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر ۳ کراچی

● ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان

★ باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

مینیجر

ملکی و غیر ملکی ٹیلیفون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام

پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس

○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے

○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے۔

ٹریول سروسز ریلوے روڈ۔ ربوہ

فیکس ۶۹۶ ـــــ فون ۸۲۵

منجانب

المصوّر۔ ریلوے روڈ۔ ربوہ